الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

2564586 فیکس 2560300-2560400 فون www.jamiabinoria.net ویب سائٹ darulifta@gmail.com ای میل

MODE: **Regular**

Name : **Muhammad Yousaf**
Address : **Lahore Pakistan**
Subject : **BUSINESS**
Writer : محمد وقار

Serial No : **20624**
Date : **10/6/2013**
Contact No:
Email :

Asssalam o Alaikum,Mufti sahib mujy Tiens Company(Tianshi International) k kam k baray ma janna chahta houn k is company ka kam according to sharia laws ha ya nahi..or is kam sa hasil honay wali income halal ha ya haram? ya kyn k ab 1 famous kam ha or millions of log sari dunya sa is ma shareek hain is liyay ma detail nahi da raha kam ki..umeed ha darul aloom ma iski tahkeek ho chuki hogi pehly sa he..jald jawab kaintazar rahay ga..wasalam

میں ٹائنز کمپنی کے کام کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس کمپنی کا کام اسلامی قوانین کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور اس کام سے حاصل ہونے والی تنخواہ حلال ہوگی یا حرام؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ٹائنز کمپنی کے طریقہ کار پر غور کیا گیا - آج کل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی کمپنیاں وجود میں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام فروخت کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں - لوگ کمیشن کی لالچ میں آکر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں خرید لیتے ہیں جو شرعاً قمار ہی کی ایک شکل ہے - چنانچہ ٹائنز کمپنی کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے - اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات عام مارکیٹ میں نہیں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرے - لوگ جس قیمت پر خریدنے کو تیار ہوں وہ اس کی بازاری قیمت ہے - اب اگر کمپنی کی قیمت پر لوگ خریدنے کیلئے تیار ہیں تو اس کی قیمت، بازاری قیمت کے برابر ہے اور اگر اس قیمت پر خریدنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو یہ علامت ہیکہ اس کی قیمت، بازاری قیمت سے زیادہ ہے اور زائد قیمت داؤ پر لگی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے اور اگر ناکام ہوا تو اس صورت میں زائد رقم ڈوب جائے گی -

فی الدر: واعلم! انه (لا رد بغبن فاحش) هو
مالا یدخل تحت تقویم المقومین (ویفتی بالرد) رفقاً بالناس اهـ
وفی الرد تحت هذا: وذالك كما لو وقع البيع بعشرة مثلاً،

(جاری)

ثم انّ بعض المقوّمين يقول: انه يساوی خمسة وبعضهم
ستة وبعضهم سبعة، فهذا غبن فاحش، لانه لایدخل
تحت تقویم احدٍ اھ (۵/۱۴۳)

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی سا فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقہ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

۱ - یہ جو بات کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہوتا ہے، محض حیلہ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

فی الدر: ولا (بیع بشرط) ---- (لایقتضیہ العقد
ولا یلائمہ وفیہ نفع لأحدھما أو) فیہ نفع (لمبیع) اھ (۵/۸۴)
وفی الشامیة تحت (قولہ: وکل انواع الکسب) ای أنواعہ
المباحة بخلاف الکسب بالربا والعقود الفاسدة وغیرذالك اھ (۶/۴۶۲)

2 - کسی شخص کا کمپنی کے طریقہ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کیلئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے - چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا - شرعی اعتبار سے یہ شرط لگانا جائز نہیں، کیونکہ اس میں کسی ایک شخص کی محنت بے کار جاتی ہے اور اس کا صلہ اسے کچھ نہیں ملتا -

3 - دوسرا یہ کہ اسے ملنے والا کمیشن وجود وعدم کے درمیان معلّق ہے - گو اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو اتنا کمیشن ملے گا اور اس سے کم بنائے تو کچھ نہیں ملے گا اور شرعاً یہ درست نہیں ہے - ہاں! اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف کم ممبر بنانے پر کم کمیشن ملے گا اور مطلوبہ تعداد کے مطابق ممبر بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعاً گنجائش ہے -

قال تعالیٰ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اھ (مائدہ، ۹۰)
وفی الشامیة تحت (قولہ: لانہ یصیر قماراً) لأن القمار
من القمر الذی یزداد تارة وینقص اخری اھ (۶/۴۰۳)

(جاری)

لہذا اس موجودہ طریقہ کار میں جو خرابیاں ہیں، ان کے ساتھ کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ جو لوگ اس طریقہ کار کے مطابق کاروبار میں شامل ہیں، انہیں چاہیے کہ اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ واستغفار کریں اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے بھی اجتناب کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد وقار
دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
۲۷/۵/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان غفر لہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷/۵/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲ جمادی الآخرہ ۱۴۳۵ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء
3/4/14
20624
جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

3/4/14